Regd. No. L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

178

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے

ششماہی ۱۳ ,,

سہ ماہی ۷ ,,

ماہوار ۲½ ,,

فی پرچہ ۱/ ـ

یوم یکشنبہ

۲۰ شعبان سنہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ ۔ ۲۷ ہجرت ۱۳۳۰ ھش ۔ ۲۷ مئی ۱۹۵۱ء ۔ نمبر ۱۲۳

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

واقعات حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر کرنے سے یہ بات نہایت واضح اور نمایاں اور روشن ہے۔ کہ آنحضرت اعلیٰ درجہ کے یک رنگ اور صاف باطن اور خدا کے لئے جانباز اور خلقت کے بیم و امید سے بالکل منہ پھیرنے والے اور محض خدا پر توکل کرنیوالے تھے۔ کہ جنہوں نے خدا کی خواہش اور مرضی میں محو اور فنا ہو کر اس بات کی کچھ بھی پرواہ نہ کی۔ کہ توحید کی منادی کرنے سے کیا کیا بلا میرے سر پر آوے گی۔ اور مشرکوں کے ہاتھ سے کیا کچھ دکھ اور درد اٹھانا ہوگا۔ بلکہ تمام شدتوں اور سختیوں اور مشکلوں کو اپنے نفس پر گوارا کر کے اپنے مولیٰ کا حکم بجالائے اور جو جو شرط مجاہدہ اور وعظ اور نصیحت کی ہوتی ہے۔ وہ سب پوری کی۔ اور کسی ڈرانے والے کو کچھ حقیقت نہ سمجھی۔

پاکستان میں ہندوستان کے نئے ہائی کمشنر

وزارت امور خارجہ کا ایک اعلان

کراچی ۲۶ مئی۔ حکومت پاکستان نے ڈاکٹر سیتا رام کی جگہ ڈاکٹر موہن سنہا مہتہ کا ہندوستان کے ہائی کمشنر کی حیثیت سے پاکستان میں تقرر منظور کر لیا ہے۔

ڈاکٹر موہن سنہا مہتہ ریاست میواڑ میں مختلف وزارتوں پر اور ریاست بانسواڑہ میں وزیر اعلیٰ بھی رہ چکے ہیں۔

پنجاب میں ٹڈیوں کی صورت حال

لاہور ۲۶ مئی کیمل پور۔ راولپنڈی۔ جہلم اور گوجرانوالہ کے دورے سے واپسی پر صوفی عبدالحمید نے بیان دیتے ہوئے کہا۔ کیمل پور اور میانوالی میں ٹڈیوں کی صورت حال نازک ہے۔ گو شیخوپورہ اور شاہ پور میں ٹڈیوں پر کم و بیش کنٹرول کیا گیا ہے۔ مگر ضلع جہلم میں چکوال کی طرف ٹڈیاں ابھی تک بدستور موجود ہیں۔

نواکھالی۔ کل یہاں چو موہنی بازار میں زبردست آتشزدگی سے بازار کے غربی طرف لاکھوں روپے کی جائداد جل کر راکھ ہو گئی۔ نواکھالی کی تاریخ میں اس سے بڑی آگ کبھی نہیں لگی۔

لاہور۔ ۲۶ مئی حکومت پنجاب نے ضلع ہزارہ (صوبہ سرحد) اور علاقہ آزاد کشمیر کے لئے پنجاب سے گندم اور گندم سے تیار شدہ کی بلا روک ٹوک برآمد کی اجازت دے دی ہے۔ جس کا نفاذ فوراً عمل میں آ چکا ہے۔

مسئلہ کشمیر کے متعلق ہندوستان کا رویہ

نیو یارک۔ ۲۶ مئی۔ نیو یارک ٹائمز کے تازہ مقالے کے مطابق مسئلہ کشمیر کے متعلق پنڈت نہرو کے رویے سے جو جمہوری اصولوں کے داعی ہیں۔ اور جن کا اپنا رویہ ان کے برعکس ہے۔ اقوام متحدہ کے ممبروں کو صدمہ ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کشمیر کو اپنی بین الاقوامی شہرت گنوا کر بھی ہضم کرنا چاہتا ہے۔ شاید اس لئے کہ اس نے کبھی دل سے ہندوستان کی تقسیم کو قبول نہیں کیا۔ جس سے پاکستان کی یہ دلیل مستحکم نظر آتی ہے کہ وہ پاکستان کو گھیر کر ختم کرنا چاہتا ہے۔

اینگلو ایرانین آئل کمپنی نے تیل کا تنازعہ ہیگ کی بین الاقوامی عدالت کے سامنے پیش کر دیا

واشنگٹن ۲۶ مئی ایک امریکی خبر رساں ایجنسی کی اطلاعات کے مطابق اینگلو ایرانین کمپنی نے تیل کا وہ جھگڑا جو اس کے اور حکومت ایران کے درمیان تیل کی صنعت کو قومی ملکیت میں لینے کے قانون پاس کرنے پر پیدا ہو گیا تھا۔ اسے فیصلے کے لئے ہیگ کی بین الاقوامی عدالت کے روبرو پیش کر دیا ہے۔ اور عدالت مذکور سے استدعا کی ہے کہ وہ کمپنی اور حکومت ایران کے درمیان ۱۹۳۳ء کے سمجھوتے کے مطابق اس جھگڑے کا فیصلہ کرنے کے لئے کسی ثالث کا تقرر عمل میں لائے۔

طہران۔ ۲۶ مئی۔ آج امریکی حکومت کی طرف سے ایک مراسلہ ایرانی وزیر خارجہ کو دیا گیا۔ جس میں حکومت کی طرف سے اس بات کی تردید کی گئی ہے کہ امریکہ ایرانی حکومت کے امور داخلہ میں مداخلت نہیں کرنا چاہتا۔ اس مراسلے میں کہا گیا ہے کہ امریکہ ایران کے جائز مفادات کے خلاف نہیں ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ یہ بھی چاہتا ہے۔ کہ تیل بلا روک ٹوک دنیا کی مارکیٹ میں پہنچتا رہے۔

پرمٹ سسٹم کے متعلق بین المملکتی کانفرنس

کراچی ۲۶ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ ۱۸ جون کو نئی دہلی میں دونوں ملکوں کے سیکرٹریوں کی ایک کانفرنس ہو گی۔ جس میں موجودہ پرمٹ سسٹم میں اہم تبدیلیاں کرنے پر غور کیا جائے گا۔

نئی دہلی۔ ۲۶ مئی۔ تصفیہ طلب مالی امور کی کانفرنس کی مقررہ سب کمیٹیوں نے اپنی رپورٹیں پیش کیں۔

بیروت ۲۶ مئی۔ آج یہاں ایرانی سفارتخانے سے اس امر کی تردید کی کہ اگر برطانوی فوجیں تیل کے علاقوں میں داخل ہو گئیں۔ تو روسی فوجیں بھی ایرانی علاقے میں داخل ہو جائیں گی۔

فوجیوں کے بچوں کے لئے تعلیمی وظائف

لاہور ۲۶ مئی مابعد جنگ پنجاب تعمیری فنڈ کی تعلیمی وظائف سے متعلق ایک سکیم کے مطابق فوجیوں پچھلی جنگ کے سابق فوجیوں ان کے بچوں اور لواحقین کے لئے جو پنجاب میں سکونت پذیر ہیں۔ ہر سال دو لاکھ روپیہ کی ایک رقم مہیا کی جاتی ہے۔ یہ وظیفے آٹھ روپیہ ماہوار سے کر یکصد روپیہ ماہوار تک کے تقریباً چھ سو ہیں۔ پچیس ۲۵ فیصد وظائف لڑکیوں کے لئے مخصوص ہوتے ہیں

ملک شوکت علی دوبارہ میئر منتخب ہو گئے

لاہور ۲۶ مئی۔ لاہور کارپوریشن کے ملک شوکت علی اور سید ہادی علی شاہ دوبارہ علی الترتیب میئر اور ڈپٹی میئر منتخب ہو گئے۔ ملک شوکت علی نے اپنی حریفہ صاحبزادی محمودہ بیگم کو پندرہ ووٹوں پر شکست دی آپ پہلی عورت ہیں جنہوں نے اس عہدہ کے لئے لاہور کارپوریشن کی تاریخ میں انتخاب میں حصہ لیا۔ سید ہادی علی شاہ متفقہ طور پر ڈپٹی میئر ہو گئے۔

وزیر خارجہ پاکستان کا لیکچر

تعلیم الاسلام کالج میں

لاہور ۲۶ مئی۔ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان ۳۰ مئی ۱۹۵۱ء (بروز بدھ) کو شام کے سوا چھ ۶ بجے تعلیم الاسلام کالج ہال میں "مسئلہ کشمیر کی آخری صورت حال" کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا جو کالج کے دفتر سے مل سکیں گے۔

وزیر خارجہ سات دن کے دورے پر

کراچی ۲۶ مئی۔ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وزیر امور خارجہ پاکستان آج صبح ایک ہفتہ کے دورہ پر لاہور روانہ ہو گئے۔ آنریبل وزیر موصوف ۲۷ مئی کو لائل پور پہنچیں گے۔ اور ۲۹ مئی کو لاہور واپس آ جائیں گے۔ آپ ۲ جون ۱۹۵۱ء کو واپس کراچی ہوں گے۔

ٹیلیفون ۲۲۲۵

سونے کے جڑاؤ زیورات جہاں سے خریدیں

لیڈیز اون جوائس انارکلی لاہور

(رجسٹرڈ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

تعلیم اسلام کالج لاہور

تعلیم الاسلام کالج میں داخلے کے سلسلہ میں احباب جماعت کی یاددہانی کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد شائع کیا جاتا ہے

" چاہئے کہ ہر احمدی تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے کو داخل کروائے اور اس بارے میں لڑکے کی مخالفت کی پرواہ نہ کرے۔ تاکہ دینیات کی تعلیم ساتھ ساتھ ملتی رہے "

خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

نوٹ :۔ الیف۔ اے۔ الیف ایس سی کا تمام مضامین میں داخلہ انشاء اللہ میٹرک کے نتیجہ نکلنے کے دس دن بعد شروع ہو کر دس دن تک جاری رہے گا۔ (یعنی ۴ جون سے ۱۴ جون تک)

(پرنسپل)

اعلان

اخبارات میں اساتذہ کی ہڑتال کے متعلق جو خبریں شائع ہو رہی ہیں ان میں شمولیت کے متعلق احمدی اساتذہ سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ سلسلہ کی تعلیم کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس قسم کی غیر قانونی کارروائی میں قطعاً شریک نہ ہوں گے۔

نائب ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ

اعلان منجانب دار القضاء

مکرم ناظر صاحب بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے مکرم عبد الواحد صاحب انصاری سابق متوطن ریاست دکن سے قرضہ واپس دلائے جانے کے لئے درخواست دی ہوئی ہے۔ انصاری صاحب کو معمولی طریق سے اطلاع نہیں ہو سکی۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انصاری صاحب موصوف بتاریخ ۲۶ جون ۱۹۵۱ء بوقت ۸ بجے صبح دار القضاء ربوہ میں آ کر مقدمہ کی پیروی کریں ورنہ مقدمہ کی سماعت کر کے فیصلہ کر دیا جائے گا۔

ناظم قضا سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

الفضل میں اشتہار دینا یقینی کامیابی ہے

بقیہ صفحہ ۳

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم۔

یہ مسلمان ہیں جو بقول حق تعالیٰ عذاب الیم میں گرفتار ہیں کیوں؟ بتائیے آپ کا یہ نادانی کا اعتراض کہاں تک پہنچتا ہے۔ مسلمان کس کی جماعت میں ہیں؟ خدارا اعتراض کرتے وقت کچھ تو سوچ لیا کیجئے۔ ؎

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

پھر چلئے ذرا پیچھے اسی سورۃ صف میں اللہ تعالیٰ کی یہ شہادت ملاحظہ فرمائیے۔

واذ قال موسیٰ لقومہ یاقوم لم تؤذوننی وقد تعلمون انی رسول اللہ الیکم۔ فلما زاغوا ازاغ اللہ قلوبھم واللہ لا یھدی القوم الفاسقین

یہ اللہ تعالیٰ کی عزیز ترین قوم کا حال ہے۔ یہ قوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی چالیس دن کی غیر حاضری اور حضرت ہارون علیہ السلام نبی اللہ کی موجودگی میں بچھڑا بنا کر پوجنا شروع کر دیتی ہے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی متواتر نافرمانیوں کی وجہ سے چالیس سال تک جنگلوں بیابانوں میں سرگرداں رہتی ہے۔ کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ دعویٰ نہیں تھا کہ میں بنی اسرائیل کو تقویٰ پر قائم کرنے کے لئے آیا ہوں۔

برائے خدا قرآن کریم کا مطالعہ فرمائیے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ جو اعتراض آپ نے اتنا اچھال اچھال کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کیا ہے۔ وہ کہاں کہاں جا کر پڑتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ایک فرستادہ خدا اپنی جماعت کے متعلق انتہا درجہ کا حساس ہوتا ہے۔ وہ اپنی جماعت کے کسی فرد میں یا چند افراد میں ذرا سی بھی خفیف الحرکتی دیکھتا ہے۔ تو اس کا وہی حال ہوتا ہے جو مرزا صاحب نے اپنی جماعت کے بعض افراد کی حالت دیکھ کر ظاہر کیا۔ ہر نبی انبیاء علیہم السلام چاہتے ہیں کہ ان کی جماعت کندن بن جائے۔ لیکن کھوٹا سونا آہستہ آہستہ ہی کندن بنتا ہے۔ اور کندن بننے سے پیشتر بہت سی ایسی حالتوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ جو فرستادگان الٰہی کی حساس طبیعتوں کو ایذا دینے والی ہوتی ہیں اگرچہ قرآن کریم نے آپ کے اعتراض کا جواب کئی طریقوں سے بیان فرمایا ہے۔ لیکن ہم آپ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ آپ سورۃ محمد کی بیسویں آیت سے آخر تک پڑھ جائیے۔ اور پھر اپنے اعتراض پر غور فرمائیے خاص کر آغاز کے ان الفاظ کو ملاحظہ فرمائیے۔

ویقول الذین اٰمنوا لولا نزلت سورۃ فاذا انزلت سورۃ محکمۃ وذکر فیھا القتال رایت الذین فی قلوبھم مرض ینظرون الیک نظر المغشی علیہ من الموت

یعنی ایمان لانے والے کہا کرتے ہیں کہ کوئی سورہ (جہاد کی) کیوں نہیں اتاری گئی۔ مگر جب ایسی محکم سورۃ اتاری گئی۔ جس میں جہاد کا ذکر ہوا تو ان لوگوں کو جن کے دلوں میں مرض ہے تو دیکھیگا کہ وہ تیری طرف ایسی نظر سے دیکھتے ہیں۔ جیسی کہ موت کی بے ہوشی کی نظر ہوتی ہے

یہ اس الٰہی جماعت کے بعض افراد کا ذکر ہے۔ جو تمام انبیاء علیہم السلام کے سردار کی جماعت ہے۔ اگرچہ جیسا کہ ہم نے اوپر ثابت کیا ہے معترض کا اعتراض سر تا پا غلط ہے۔ اور اگرچہ بعض جگہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ محض غلط فہمی ڈالنے کے لئے اعتراض کو بڑھایا چڑھایا گیا ہے۔ مگر ہم بہرحال جناب معترض کی نیت پر کوئی شبہ نہیں کرنا چاہتے اور امید رکھتے ہیں کہ اگر وہ ان باتوں پر نیک نیتی سے غور فرمائیں گے جو ہم نے عرض کی ہیں۔ تو ان کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ ان کا اعتراض تمام الٰہی جماعتوں پر بھی پڑتا ہے۔ جو پہلے گزر چکی ہیں۔

لاہور میں ۶۰ حبشیوں کا عظیم الشان جلوس

سنا گیا ہے کہ ۲۵ مئی کو جرائم پیشہ اقوام کے ڈیڑھ دو سو افراد لاہور میں گھس آئے ہیں۔ اور انہوں نے بیرون دہلی دروازہ اپنی "ٹپریاں" لگائی ہوئی ہیں کہا جاتا ہے کہ وہ مسلم لیگ کے پاس یہ درخواست کرنے کے لئے آئے ہیں کہ انہیں جرائم پیشہ اقوام کی فہرست سے خارج کر دیا جائے۔ مگر مسلم لیگ نے ان کی درخواست نامنظور کر دی ہے۔ اس پر ان لوگوں نے شہر کے بعض بازاروں میں مظاہرہ کیا۔

حکومت نے اس خیال سے کہ شہر میں لوٹ نہ مچائیں جگہ بہ جگہ پولیس کھڑی کر دی۔ اور دو لاریاں مسلح پولیس کی مظاہرہ کرنے والوں کی نگرانی کے لئے ساتھ لگا دیں۔

مظاہرین نے لال کرتے پہنے ہوئے تھے اور ناچ کرتے ہنستے ہنساتے اچھلتے کودتے بازاروں سے دو دو تین تین کی قطاروں میں گزرے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ دو دو تین تین کی قطاریں اس لئے بنائی گئی تھیں کہ مظاہرین بہت زیادہ نظر آئیں۔ مگر لوگوں نے اس ٹرک کو فوراً بھانپ لیا۔ اور یہی کوئی ڈیڑھ پونے دو سو کا اندازہ لگایا۔ زیب داستان کے لئے کچھ کمسن بچے بھی مظاہرین نے گھیر رکھے تھے سوائے روزنامہ "زمیندار" اور "احسان" کے اس کا ذکر کسی اخبار میں نہیں آیا۔ اخبار "زمیندار" لکھتا ہے۔

"آج شام پانچ بجے پنجاب کے ۶۰ حبشیوں کا ایک عظیم الشان جلوس کچھ ایسے انداز سے لاہور کے بڑے بڑے بازاروں اور کوچوں سے روانہ ہوا کہ عوام کے قلوب میں احراری حبشیوں کے پروگرام کی عظمت گھر کر رہی تھی۔"

شاید "زمیندار" کے رپورٹر نے ۶۰ احراری حبشی دیکھے ہوں۔ ہمیں تو صرف سیالکوٹ کا ایک احراری حبشی نظر آیا تھا۔ جو آگے آگے جا رہا تھا۔ اگر ۶۰ حبشیوں کا جلوس ہوتا تو واقعی بڑا عظیم الشان ہوتا۔

احراریوں کے اخبار "آزاد" کی خبر ہے کہ بارہ ہزار باوردی احراریوں کا جلوس تھا۔ ایک دوسری جگہ زمیندار نے بھی لکھا ہے۔ کہ ۱۰ ہزار احراریوں کا جلوس تھا۔ شہر کے مسلمانوں نے تو کل کوئی ایسا جلوس دیکھا نہیں۔ اگر "زمیندار" کے رپورٹر یا آزاد کے مدیران محترم کو کہیں نظر آیا تھا۔ تو ان کو چاہیئے تھا کہ فوراً تھانہ میں رپورٹ کر دیتے۔ البتہ ہم نے ایک بہت بڑے احراری کے صاحبزادے کو ضرور بینڈ ماسٹروں کی طرح چھڑی کو تال پر گھماتے ناچ ناچ کر چلتے ہوئے دیکھا تھا۔ اگر وہ اکیلا گیارہ ہزار ساڑھے آٹھ سو ہو۔ تو پھر واقعی جلوس بارہ ہزار کا ہی سمجھا جائے گا۔ سکھوں میں تو ایک "سوا لاکھ" ہوتا ہے۔

آخر میں ہم مسلم لیگ سے پرزور سفارش کرتے ہیں کہ اگر یہ لوگ سچی توبہ کریں۔ تو ضرور انہیں جرائم پیشہ کی فہرست سے خارج کر دیا جائے۔ مگر سچی توبہ ہے بڑی مشکل ع

وارث شاہ نہ وادیاں جاندیاں نیں . . .

* روزنامہ احسان نے ۶۲ سرخپوش حبشیوں کے جلوس کا ذکر کیا ہے۔

انسپکٹر کی ضرورت

صیغہ ہذا کو ایک انسپکٹر کی ضرورت ہے جو جائدادوں کا حصہ وصول کرنے کا ماہر ہو۔ اور سلسلہ کے لٹریچر سے بھی واقف ہو۔ اور وصیت کی تحریک کر سکے۔ اور تشخیص کے کام کو عمدگی سے کر سکے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ کوئی ماہر گرداور قانونگو یا تجربہ کار پٹواری ہو۔ تو اس کو ترجیح دی جائے گی۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان ربوہ

روزنامہ الفضل لاہور
۲۷ مئی ۱۹۵۱ء

ما علی الرسول الا البلاغ

احراریوں کے ترجمان "آزاد" اشاعت ۲۸ مئی ۱۹۵۱ء میں جو دراصل آج ۲۶ مئی ۱۹۵۱ء کو بازار میں آیا ہے ایک مضمون بعنوان "مرزا غلام احمد قادیانی کے مسیح موعود ہونے کی حقیقت" جناب محمد حسین صاحب ساکن پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ اس بات کا ذکر نہ کرنا ہمارے اخلاق سے بعید ہے کہ یہ مقالہ کس حد تک شریفانہ الفاظ میں لکھا گیا ہے۔ اور خواہ نتائج کتنے بھی غلط نکالے گئے ہیں۔ یہ بے انصافی ہے اگر ہم مقالہ نویس کے انداز بیان کی داد نہ دیں جو احراری پن سے بہت حد تک مبرا ہے۔

مقالہ نویس نے اپنا مقالہ ان الفاظ سے شروع کیا ہے۔

"مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کیا کہ وہ مسیح جس کی نسبت احادیث میں ذکر کیا گیا وہ مسیح موعود میں ہوں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا مرزا صاحب میں مسیح موعود کے علامات پائے جاتے ہیں یا کہ نہیں چنانچہ مرزا صاحب اپنے اشتہار موسومہ "گورنمنٹ انگریزی اور جہاد" کے صفحہ ۷ پر مسیح کی آمد کے نشان کے متعلق لکھتے ہیں کہ جب مسیح موعود ظاہر ہوگا تو سیفی جہاد اور مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہو جائیگا کیونکہ مسیح نہ تلوار اٹھائے گا نہ کوئی اور زمینی ہتھیار ہاتھ میں پکڑے گا بلکہ اس کی دعا اس کا حربہ ہوگا۔ وہ صلح کی بنیاد ڈالے گا۔ اور بکری اور شیر کو ایک ہی گھاٹ پر اکٹھا کرے گا بلکہ اس کا زمانہ صلح اور نرمی اور انسانی ہمدردی کا زمانہ ہوگا۔" اس کے آگے مرزا صاحب اپنی نسبت فرماتے ہیں۔

میرے آنے کا ایک مقصد یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے لئے یہ کہ اصلی تقوےٰ اور طہارت کے سے قائم ہو جائیں۔ وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمانوں کے مفہوم میں اللہ تعالےٰ نے چاہا۔

(الحکم صفحہ ۱۰ ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء)

اس کے بعد مقالہ نویس نے رائے زنی فرمائی ہے۔ اور لکھا ہے۔ (نقل کفر کفر نباشد)

"مگر مرزا صاحب ان مقاصد کو لے کر دنیا میں آئے۔ مگر افسوس کہ مرزا صاحب اپنے ان مقاصد میں بُری طرح ناکام و نامراد ہوئے۔ اور اس مصرع کہ "بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچہ سے ہم نکلے" کے مصداق دنیا سے چل بسے۔ کیونکہ مرزا صاحب کے آنے کا مقصد یہ تھا۔ کہ مسلمانوں میں باہمی اتحاد اور تقوےٰ و طہارت قائم کرتے اور ان کو صحیح معنوں میں مسلمان بناتے باہمی جھگڑوں کو مٹاتے لیکن بجائے تقوےٰ طہارت صلح اور نرمی انسانی ہمدردی کے اپنی مٹھی بھر جماعت کے علاوہ دنیا کے تمام مسلمانوں کو کافر بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج کر دینے کا فتوےٰ صادر فرما کر تمام دنیا کو اپنے جھوٹے ہونے کا گواہ بنا کر داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔

(آزاد ۲۸ مئی ۱۹۵۱ء صہ)

افسوس ہے کہ مقالہ نویس نے اپنی یہ رائے ایک غلط فہمی کی بنا پر قائم کی ہے اللہ تعالےٰ کے تمام فرستادہ داقعی اس کام کے لئے تشریف لاتے ہیں، جو مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آنے کی غرض بتائی ہے۔ یعنی لوگ "اصل تقوےٰ اور طہارت پر قائم ہو جائیں وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمانوں کے مفہوم میں اللہ تعالےٰ نے چاہا" اب اگر مقالہ نویس نے قرآن کریم کا مطالعہ کیا ہوتا تو اس کو علم ہوتا کہ اکثر انبیاء علیہم السلام جو اسی غرض کے لئے آئے تھے۔ ان کے پیغام کو ان کی قوموں نے ٹھکرا دیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے ان نافرمان قوموں کو سخت، عذاب دیا۔ ان کا نام و نشان تک مٹایا گیا۔ پتھروں کی بارشیں ان پر کی گئیں۔ طوفان نوح اٹھایا گیا۔ نیل میں غرق کر دیا گیا۔ اور یہ اس لئے کہ وہ قومیں پیغام سنکر بجائے ایمان لانے کے اور بھی سنگدل ہو گئیں اور بھی فسق و فجور پر اتر آئیں قرآن کریم کے شروع ہی میں اللہ تعالےٰ خود خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔

ان الذین کفروا سواء علیھم ء انذرتھم ام لم تنذرھم لا یومنون ختم اللہ علیٰ قلوبھم وعلیٰ سمعھم وعلیٰ ابصارھم غشاوۃ ...... فی قلوبھم مرضٌ فزادھم اللہ مرضا... اللہ یستھزئ بھم و یمدھم فی طغیانھم یعمھون۔

یعنی جن لوگوں نے ایمان لانے سے انکار کر دیا ہے۔ خواہ تو انہیں انذار کرے یا نہ کرے وہ ایمان لائینگے ہی نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے۔ یعنی فسق و فجور کثرت مشق سے ان کی فطرت ثانی بن چکا ہے۔ . . . . . ان کے دلوں میں بیماری ہے۔ پس اللہ تعالےٰ نے ان کی بیماری کو اور بھی بڑھا دیا ہے۔ . . . . . . اللہ تعالےٰ بھی ان سے ٹھٹھا کرتا ہے۔ اور ان کو بڑھاتا ہے سرکشی میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون

یعنی اللہ تعالےٰ ہی نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر اس لئے بھیجا ہے کہ اسکو تمام ادیان پر غالب کر دے۔ خواہ مشرکین بُرا ہی مانیں

اب ہمارے مقالہ نویس اس سے کیا نتیجہ نکالینگے کیا نعوذ باللہ یہ کہ خود اللہ تعالےٰ کے کلام ہی سے اللہ تعالےٰ کا مندرجہ بالا قول جھوٹا ہو جاتا ہے۔ دعوےٰ تو یہ کیا ہے کہ اسلام سب ادیان پر غالب آجائے گا۔ مگر واقعۃً یہ حالت ہے کہ منکرین کفر میں اور بھی ترقی کر گئے ہیں۔

یہ دونوں اقوال خداوندی آج تقریباً چودہ سو سال کے بعد بھی اسی طرح قائم ہیں۔ جس طرح وہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مادی حیات مقدسہ میں تھے۔ یعنی اللہ تعالےٰ ایک طرف تو یہ فرماتا ہے۔ کہ دین اسلام ضرور غالب آئے گا۔ اور ہم نے رسول بھیجا ہی اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے کے لئے ہے تو دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ ایک کثیر تعداد انسانوں کی آج بھی موجود ہے۔ جن کی وہی حالت ہے یعنی

ختم اللہ علیٰ قلوبھم . . . . فی قلوبھم مرضٌ فزادھم اللہ مرضا۔

آج تین چوتھائی دنیا اسلام کی منکر ہے اور ایک چوتھائی کا بھی جو حال ہے وہ خود مقالہ نویس جانتے ہی ہیں۔ بڑے بڑے علمائے دین کے فتوے انہوں نے پڑھے ہی ہوں گے۔ مقالہ نویس فرماتے ہیں:۔

"(حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام) اپنی مٹھی بھر جماعت کے علاوہ دنیا کے تمام مسلمانوں کو کافر بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج کر دینے کا فتوےٰ صادر فرما کر تمام دنیا کو اپنے جھوٹے ہونے کا گواہ بنا کر داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ (منہ)

کاش مقالہ نویس یہ الفاظ لکھتے وقت ان تمام فتاوےٰ کو ملحوظ خاطر رکھتے جو مختلف فرق اسلامیہ کے علمائے جید نے ایک دوسرے کے خلاف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے بھی کہیں پہلے صادر کر رکھے ہیں۔ ذرا ایک فرد ہی ایسا بتا دیں۔ جو ان فتاوےٰ کی زد میں نہ آتا ہو پھر مختلف فرق کے ایک دوسرے کے خلاف فتاوےٰ ارتداد کفر کو بھی جانے دیجئے۔ ان علما کے فتاویٰ ہی پڑھئے جنہوں نے بخیال خود فرقہ پرستی سے اونچے ہو کر مسلمانان عالم کی دینی حالت کے نقشے کھینچے ہیں۔ کسی عالم کی کتاب اٹھا کر پڑھئے۔ پچھلوں کو جانے دیجئے۔ مودودی صاحب کی تصنیفات ہی کی سیر کیجئے۔ نہیں نہیں چلئے مولوی احمد علی صاحب شیرانوالہ گیٹ سے ہی تازہ فتوےٰ حاصل کیجئے۔ احراریوں کے امیر شریعت مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری سے پوچھ لیجئے کہ موجودہ مسلمانان عالم کا کیا عالم ہے۔

پھر کیا یہ گلہ زیبا ہے جو مقالہ نویس نے حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے متعلق فرمایا ہے۔ انہوں نے تو نہایت نرم الفاظ میں فرمایا کہ ؎

چوں دورِ خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

پھر کیا آپ نے قرآن کریم میں نہیں پڑھا؟

یا ایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃٍ تنجیکم من عذاب الیم ۔ تومنون باللہ ورسولہ

یعنی اے مسلمان کہلانے والو کیا میں تمہیں ایسی بات کا پتہ دوں، جو تم کو عذاب الیم سے نجات دلا دے (سنو)

اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ

ہم جناب محمد حسین صاحب سے عرض کرتے ہیں کہ وہ خدا تعالےٰ کو حاضر و ناظر سمجھ کر بتائیں کہ یہ جو کچھ احراری کر رہے ہیں۔ کیا یہ کسی مسلمان کے کام ہیں۔ چلئے آپ ہی حلفیہ گواہی دیں کہ احراریوں نے آج تک ایک بھی مسلمانوں والا کام کیا ہے۔ برادرم آپ کو ایک دن اللہ تعالےٰ کے روبرو حاضر ہونا ہے اس دن کا خوف کیجئے۔

مقالہ نویس نے اخبار البدر ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء کا ایک طویل حوالہ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے بعض افراد کی حرکات سے براءت اور نفرت کا اظہار فرمایا ہے پیش کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام اپنی جماعت میں بھی تبدیلی نہ پیدا کر سکے

اس کا جواب قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیات ہی میں اللہ تعالےٰ نے فرما دیا ہے۔ برادرم دیکھئے

(باقی دیکھیں صہ کالم ۲)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

جرمنی میں تبلیغ اسلام

رپورٹ کارگذاری از دسمبر ۱۹۵۰ء تا اپریل ۱۹۵۱ء

(از مکرم چودھری عبداللطیف صاحب انچارج جرمن مشن)

عرصہ زیر رپورٹ میں جرمنی میں تبلیغ اسلام کا کام خوش اسلوبی سے جاری رہا۔ پیغام احمدیت کو مختلف ذرائع سے نہ صرف ہیمبرگ میں بلکہ جرمنی کے دیگر علاقوں میں بھی پہنچایا جاتا رہا۔ تقاریر۔ تربیت۔ تبلیغی خط و کتابت ملاقاتوں اور اشاعت کا کام خداتعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق سرانجام دینے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ذیل میں مختصر طور پر دعا کی درخواست کے ساتھ رپورٹ کارگذاری احباب کی خدمت میں پیش ہے۔

تقاریر

۵ ردسمبر کو خاکسار کی ہیمبرگ میں امریکہ ہاؤس (جو کہ امریکہ کا ہیمبرگ میں پروپیگنڈا اور پریس کا سنٹر ہے) کے زیر اہتمام اسلام اور احمدیت کے متعلق تقریر ہوئی۔ موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خاکسار نے اسلامی تعلیمات کی فوقیت اور حقیقت کو واضح طور پر پیش کیا۔ اس بات پر زور دیا۔ کہ اسلام صلح۔ امن اور رواداری کا مذہب ہے۔ اور اسلام کبھی بھی تلوار کے زور سے نہیں پھیلا۔ اسلام کے اقتصادی نظام پر بحث کی اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کو اسلام کے زندہ اور عالمگیر مذہب ہونے کے ثبوت میں پیش کیا۔ تقریر کے بعد ایک گھنٹہ تک مختلف سوالات کے جواب دیئے۔ حاضرین پر بفضلہ تعالیٰ گہرا اثر ہوا۔ اور انہوں نے دوبارہ تقریر کرنے کے لئے دعوت دی۔

۱۲ ردسمبر کو برٹش پریس سنٹر کی دعوت پر Neumunster (جو کہ ہیمبرگ سے قریباً دو گھنٹہ کا سفر ہے) تقریر کے لئے گیا۔ اس جگہ بھی اسلامی تعلیمات کی فلاسفی کو پیش کرنے کا موقع ملا۔ ۷۵ منٹ تک خاکسار نے تقریر کی۔ وسیع ہال حاضرین سے کچھا کھچ بھرا ہوا تھا۔ تقریر کے بعد مختلف سوالات کے جواب دیئے اور لٹریچر فروخت کیا۔ تقریر بفضلہ تعالیٰ بہت پسند کیا گیا۔ اور برٹش پریس سنٹر کے منیجر نے دوبارہ تقریر کے لئے دعوت دی۔ یہاں کے ایک روزنامہ اخبار نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۳ ردسمبر میں تقریر کے متعلق ایک لمبا نوٹ شائع کیا۔ جس میں میری تقریر کے خلاصہ کو نہایت عمدہ اور موزون الفاظ میں پیش کیا۔ اس کے بعد اسی اخبار میں دو اور آرٹیکل شائع ہوئے۔ جن میں اس بات پر زور دیا گیا۔ کہ مقرر کو دوبارہ Neumunster بلایا جائے۔ اور اس بات پر افسوس کا اظہار کیا۔ کہ پادری تقریر میں شمولیت کے لئے نہ آسکے۔

۱۱ رجنوری کو برٹش پریس سنٹر کی دعوت پر Eutin جو کہ ہیمبرگ سے قریباً ۲ گھنٹہ کا سفر ہے۔ تقریر کے لئے گیا۔ اس جگہ بھی حاضری معقول تھی۔ کمرہ میں مزید جگہ نہ تھی۔ اس جگہ بھی تقریر کے بعد ایک گھنٹہ تک دلچسپ بحث جاری رہی۔ اور حاضرین نے کثرت سے سوالات دریافت کئے۔ آخر میں لٹریچر فروخت کیا۔

۲۶ رفروری کو ہماری احمدی بہن مسز رقیہ نے ہیمبرگ میں ایک اخبار کے زیر اہتمام اپنے سفر پاکستان اور تاثرات حج کے متعلق تقریر کی۔ خاکسار نے بھی شمولیت اختیار کی۔ اور بحث میں حصہ لیا۔ اور اسلامی تعلیمات کو صحیح رنگ میں پیش کیا۔ بالخصوص عورت کے حقوق اور تعدد ازدواج کے مسائل کو واضح طور پر پیش کیا۔

۲۰ رمارچ کو Schleswig برٹش پریس سنٹر کی دعوت پر تقریر کی۔ اور اسلامی تعلیمات کی فلاسفی کو پیش کیا۔ تقریر کے بعد متعدد سوالات کے جواب دیئے اور لٹریچر فروخت کیا۔ ۲۱ رمارچ کو اسی انتظام کے مطابق Flensburg میں تقریر کی۔ اس تقریر میں حاضری اس قدر تھی۔ کہ لیکچر ہال میں یہ انتظام نہ کیا جا سکا۔ اور ایک اور وسیع ہال اس غرض کے لئے استعمال کیا گیا۔ اس جگہ تقریر کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ بھی بہت دیر تک جاری رہا۔ اختتام پر بھی بعض لوگ موجود رہے۔ اور سوالات دریافت کرتے رہے۔ ان دونوں تقاریر کے متعلق دو اخبارات نے نوٹ شائع کئے۔ جن میں میری تقریر کے خلاصہ کو دیا گیا اور دونوں جگہ دوبارہ تقریر کے لئے برٹش پریس سنٹر نے دعوت دی۔

۱۱ راپریل کو امریکہ ہاؤس میں میری دوسری تقریر ہوئی۔ جس کا موضوع اسلام اور امن عالم تھا۔ تقریر میں تمام انبیاء پر ایمان۔ حریت ضمیر۔ اسلامی رواداری۔ اقتصادی مشکلات کا حل۔ اسلامی برادری وغیرہ مسائل کو پیش کیا۔ اسلامی عبادات پر بحث کرتے ہوئے ثابت کیا کہ اسلام غریب و امیر کے اختلافات کو کس طرح دور کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اور کس طرح آپس میں بھائی بھائی بن کر رہنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اسلام کی جنگ کے متعلق تعلیمات کو پیش کر کے ثابت کیا۔ کہ اسلام صرف دفاعی جنگوں کی اجازت دیتا ہے۔ اور مذہب کے معاملات میں جبر کی اسلام بالکل اجازت نہیں دیتا۔ تقریر کے بعد دیر تک سوالات کے جواب دیئے۔

۱۳ راپریل کو Neumunster میں دوسری تقریر ہوئی۔ اس تقریر کا موضوع بھی اسلام اور امن عالم تھا۔ تقریر کے بعد ایک گھنٹہ تک بہت سے سوالات کے جواب دیئے۔ ہیمبرگ سے باہر عرصہ زیر رپورٹ میں جس قدر تقاریر ہوئیں۔ ان کا خرچ تقاریر کا انتظام کرنے والے ادا کرتے رہے۔ اور اسی طرح خدا کے فضل و کرم سے بغیر مزید خرچ کرنے کے یہ تقاریر کا دلچسپ سلسلہ جاری رہا۔

جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب

۲۹ راپریل کو خاکسار نے یورپین مشنز کانفرنس کے فیصلہ کے مطابق سیرت پیشوایان مذاہب کے جلسہ کا انتظام کیا۔ اس بارہ میں بہت سے احباب کو دعوت نامے بھجوائے۔ ہیمبرگ کی اخبارات کے ایڈیٹوریل سٹاف کو ملا اور اس کے نتیجہ میں دو روزنامہ اخبارات کے ایڈیٹوریل کالمز میں ایڈیٹر احباب نے نوٹ شائع کئے۔ یہ نوٹ بغیر کسی خرچ کے نہایت موزون جگہ میں شائع ہوئے۔ تقاریر کے انتظام کے سلسلہ میں بہت سے احباب سے ملاقاتیں کیں۔ جلسہ کے لئے ایک وسیع ہال کا انتظام کیا۔ حاضری بفضلہ تعالیٰ توقعات سے زیادہ رہی۔ اور ہال حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت اور اہمیت بیان کی۔ D.K.R Dhawan نے حضرت کرشن Prof. Windfuhr نے جو کہ ہیمبرگ یونیورسٹی کے ایک مشہور پروفیسر ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ Dr. Palmie جو کہ ہیمبرگ میں بدھ ازم پر مشہور Authority ہیں نے۔ حضرت بدھ علیہ السلام Rev Dittmann نے جنہوں نے ہیمبرگ ریڈیو پر متعدد تقاریر مذہب اور رواداری کے موضوع پر کی ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت پر تقریر کی۔ ہیمبرگ کے ایک مشہور ایڈووکیٹ Dr. W. Schliffke نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ جلسہ بفضلہ تعالیٰ تین گھنٹہ کی کارروائی کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اشاعت لٹریچر

خداتعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے اپریل میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصنیف "اسلام کے اقتصادی نظام" کے جرمن ترجمہ کو ایک ہزار کی تعداد میں شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ترجمہ کا کام عرصہ زیر رپورٹ میں جاری رہا۔ اور اب جبکہ یہ رپورٹ سپرد قلم کر رہا ہوں۔ کتاب چھپ کر تیار ہو چکی ہے۔ موجودہ حالات کے پیش نظر اس کتاب کی اشاعت بہت ہی ضروری ہے۔ اور اب انشاء اللہ اس کو ملک بھر میں پھیلانے کی کوشش کی جائے گی۔ اسی طرح حضور کے رسالہ "کمیونزم اور ڈیموکریسی" کا جرمن زبان میں ترجمہ کیا۔ اور اسے بھی ایک ہزار کی تعداد میں طبع کروایا۔ اسے بھی انشاء اللہ اب لوگوں تک پہنچایا جائے گا۔ حضور کے دوسرے رسالہ کا ترجمہ اب کیا جا رہا ہے۔

متفرق

ماہ فروری میں خدا کے فضل و کرم سے مشن کے لئے مکان کا انتظام کیا۔ اس بارہ میں حکام متعلقہ سے پے در پے متعدد ملاقاتیں کی گئیں۔ برٹش کونسل جنرل ہیمبرگ اور جرمن کونسل جنرل لندن کو پاکستان ہاؤس لنڈن کی وساطت سے مل کر حکام پر زور ڈالا گیا۔ اس بارہ میں امام صاحب لنڈن نے اخلاص سے امداد کی۔ فجزاہم اللہ تعالےٰ۔ اس کوشش کے نتیجہ میں بفضلہ تعالےٰ ایک وسیع مکان کا انتظام ہو گیا ہے۔ اور اب مشن سے متعلقہ تمام کام آزادی سے کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق کام میں وسعت پیدا کی جا رہی ہے۔ تبلیغی ملاقاتوں کا سلسلہ بفضلہ تعالیٰ جاری رہا۔ دلچسپی رکھنے والے احباب کو مشن ہاؤس میں مدعو کر کے تبلیغ کے فرائض سرانجام دیتا رہا۔ تبلیغی خط و کتابت کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ ہمارے ہفتہ واری اجلاس جاری رہے۔ جن میں احباب جماعت شامل ہوتے رہے۔ ہیمبرگ سے باہر کے احمدیوں کی خط و کتابت کے ذریعہ تربیت کرتا رہا۔

بیعت

عرصہ زیر رپورٹ میں محترمہ Nasirah Saied Wanneck محترم Muller اور برادرم مبارک احمد Valland بیعت کر کے سلسلہ عالیہ میں شامل ہوئے۔ یہ تینوں ہیمبرگ سے باہر رہتے ہیں۔ اور ان سے خط و کتابت باقاعدگی سے جاری ہے۔ احباب ان کی استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔ آخر میں احباب سے مشن کی کامیابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

عہدیداران جماعت مقامی کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ ۸۱۵ الف جماعت کے ہر ایک عہدہ دار کے لئے خواہ وہ امیر ہو۔ خواہ پریذیڈنٹ ہو۔ خواہ سکرٹری وغیرہ بلحاظ اپنی عمر کے مجلس انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر ہونا لازمی ہے۔ جن جماعتوں میں ایسے عہدہ دار منتخب ہوئے ہیں۔ جو ان مجالس کے ممبر نہیں انہیں چاہیئے کہ جلد بلحاظ اپنی عمر ان مجالس کے ممبر بن جاویں۔ اگر کسی جماعت میں ابھی تک مجلس، انصار یا خدام معرض وجود میں نہ آئی ہو۔ تو وہاں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کو چاہیئے۔ کہ وہ جلد ایک ماہ تک حسب قواعد انصار و خدام۔ اپنے اپنے ہاں ان مجالس کو قائم کریں۔ اور تمام عہدیداران جماعت مقامی ان کے ممبر بن جاویں۔ قواعد و ضوابط خدام و انصار مرکزی دفاتر خدام و انصار ربوہ سے طلب کرنے پر مل سکتے ہیں۔

درخواست دعا:۔ خاکسار کا لڑکا احمد علی بخار سے بیمار ہے۔ نیز خاکسار خود چھ ماہ سے بیمار ہے۔ اور مالی مشکلات بہت ہیں۔ احباب اس کی صحتیابی اور میری مشکلات کے دور ہونے کے متعلق دعا فرمائیں۔ محمد علی احمدی چک ۲۰۳

اشتراکیت یا اسلام؟

از مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف اسسٹنٹ پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ

ہمارے بعض سادہ لوح مسلمان بھائی جنہوں نے اسلام کی ماہیت اور اس کے فلسفہ پر غور نہیں کیا ہوتا بعض اوقات یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ اشتراکیت عین اسلام ہے یا اشتراکیت کا معاشی نظام اسلامی معاشی نظام سے بالکل ملتا جلتا ہے اسلام اور اشتراکیت کے معاشی نظاموں کا مقابلہ کرنے سے پہلے میں اپنے ان بھائیوں کو یہ دعوت دیتا ہوں کہ وہ غور کریں کہ اسلام ہے کیا؟ اور اشتراکیت کیا ہے۔ پھر غور کیجئے کہ اسلام میں کتنے فی صدی کمیونزم ہے؟ یا کمیونزم میں کتنے فیصدی اسلام ہے؟ یہ دونوں اپنے نقطۂ آغاز سے ہی الگ الگ ہیں اور یہ دو متوازی خط ہیں۔ جو کہیں جاکر بھی مل نہیں سکتے۔ اگر اسلامی انقلاب کامیاب ہو جائے تو اشتراکیت وہاں نہیں رہ سکتی اور اگر اشتراکیت کامیاب ہو جائے تو اسلامی نظام وہاں نہیں رہ سکتا۔

(۱)

اسلام ایک دین الٰہی ہے۔ اس کا دستور خدا نے مرتب کیا ہے۔ سطح ارضی پر کسی انسانی گروہ نے بیٹھ کر اسے مدوّن نہیں کیا۔ اور اس خدائے برتر کا یہ فرمان ہے کہ اس کا لائحہ عمل مکمل ہے۔ دنیا کے ہر دکھ کا علاج اس میں مضمر ہے۔ تمہارے معاشرہ کی بھلائی کے لئے اس سے بہتر قانون کوئی نہیں بنا سکتا۔ یہ ایک مکمل دستور حیات ہے۔ جو اس کو چھوڑ کر کسی اور راہ پر گامزن ہو گا۔ وہ اس انسانی سوسائٹی میں پائیدار امن پیدا نہیں کر سکتا۔ فرمایا

ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ۔

اور حضرت شیخ سعدی نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے

محال است سعدی کہ راہ صفا
تواں یافت جز در پئے مصطفٰے

پس مسلمانوں کے کان ہی ان فقروں کو سننے کے لئے تیار نہیں کہ آج دنیا کی سب سے بڑی آویزش کا حل اور دنیا میں امن کا صحیح فارمولا کارل مارکس نے پیش کیا ہے۔ اب امن اور سکھ اس تحریک کو قبول کر کے ہی پیدا ہو سکتا ہے۔ اس الٰہی دستور کے پیش کرنے والے نے جب یہ کہا

”الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی“

تو ایک دشمن اسلام نے کہا یہ آیات اگر ہم پر نازل ہوتیں تو ہم اس دن کو عید مناتے۔ پس ایک مسلمان اس آیت کے سننے کے بعد کسی نئے دستور حیات کی طرف متوجہ بھی نہیں ہو سکتا۔ اگر یہ سچ ہے کہ دنیا کی آج سب سے بڑی آویزش کا حل کارل مارکس نے دریافت کیا ہے تو اسلامی دستور حیات کی برتری کا ڈھنڈورا پیٹنا پھر عبث ہے۔ اگر اسلامی دستور ہی دنیا کی مشکلات کا صحیح حل ہے تو کسی کا فقط یہ دعویٰ کہ آج دنیا کا صحیح حل اشتراکیت میں ہے۔ ایک مسلمان کے لئے قابل مسموع نہیں ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ اسلام کی پیروی کا بھی دعویٰ ہو۔ لیکن معاشی و معاشرتی رہنمائی اشتراکیت سے حاصل کرے اشتراکیت کوئی چند معاشی اصولوں کا نام نہیں وہ بھی ایک دستور حیات ہے۔ اب یہ صرف مزدوروں اور کسانوں کی اقتصادی مشکلوں کا حل ہی نہیں بلکہ اخلاق۔ تمدن۔ تہذیب کا ایک مستقل نظام ہے پس اگر اسلامی نظام کامل ہے تو دوسرے دستور جیسا ہے وہ آسمانی ہوں یا زمینی وہ ناقص ہی تھے اور آئندہ بھی وہ ناقص ہی ہوں گے اور اگر کامل ہیں تو اسلامی نظام ناقص ہے کہ اس نے دنیا کی اتنی بڑی آویزش کا کوئی حل پیش نہیں کیا۔

اس مندرجہ بالا تقریب کے بعد یہ اعتراض خود بخود حل ہو جاتا ہے کہ کمیونزم میں کتنے فیصدی اسلام ہے یا اسلام میں کتنے فیصدی کمیونزم ہے۔ ایک فلسفہ دوسرے فلسفہ کے خلاف ہے

اسلام ایک آسمانی دین ہے۔ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس کو مکمل تسلیم کرتے ہوئے اس کو سمجھ لینے کے بعد ہم کسی دوسرے نظام کی برتری کو تسلیم کر ہی نہیں سکتے۔ دنیا میں کتنی آویزشیں ہوں۔ دنیا میں کتنی مشکلات پیدا ہو جائیں۔ ان کا حل یہی آسمانی دستور حیات ہے۔ پس اسلام اور اشتراکیت ایک مقابل کے مدعی ہیں۔ دونوں کا دعویٰ ہے کہ موجودہ بے چینی کا حل وہ پیش کرتے ہیں یہ متوازی خط ہیں جو کہیں جاکر مل نہیں سکتے۔ اگر اس مرحلہ پر کوئی اشتراکی یہ کہے کہ ہم تو صرف اس انتہائی غیر درست نظام کو تہ و بالا کرنا چاہتے ہیں۔ یہی اشتراکی انقلاب ہے جیسا کہ بعض جگہ اشتراکیت کی تعریف میں یہ کہا گیا بھی ہے ایک جواب تو یہ ہے کہ پھر تو اشتراکیت ایک صرف تخریبی تحریک ہے تعمیری رخ نہیں۔ اور دوسرا سوال ہم اس سے یہ کرتے ہیں کہ اس تخریب کے بعد کوئی تعمیر بھی تم کرتے ہو یا نہیں۔ اگر نہیں کرتے تو نظام کا ناقص ہونا ثابت اگر کرتے ہو۔ اور کوئی سوچا سمجھا نظام پیش کرتے ہو تو اس کے بارہ میں ہم پہلے تقریر کر چکے ہیں۔ اگر سوچا سمجھا نظام نہیں پیش کرتے اور کوئی اتفاقی نظام اس کی جگہ لے لیتا ہے تو اس میں تمہاری کیا خوبی

(۲)

اسلام اور اشتراکیت بنی نوع انسان کی مشکلات کا حل کرنے میں مشترک نہیں ہے۔ ان دونوں کے درمیان مشرق و مغرب کا فرق ہے۔ ایک کی راہ اگر کعبہ کو جاتی ہے تو دوسرے کی ماسکو کو ؎

ترسم کہ نہ رسی بہ کعبہ اے اعرابی
کیں راہ کہ تو مے روی بہ ترکستان است

اسلام اپنے تصور کائنات ہی میں اشتراکیت سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اسلام نظریہ حیات جو پیش کرتا ہے وہ اشتراکیت کی روح . . . کے خلاف ہے اسلام کا نظریہ حیات یہ ہے کہ اے بنی نوع انسان . . . . اس کائنات میں تو نے جو آنکھ کھولی ہے تو دیکھ یہاں کی ہر چیز تیرے لئے مسخر کی ہے

”سخر لکم ما فی السمٰوٰت وما فی الارض جمیعاً“

لیکن ان تمام اجناس کا مالک میں موجود ہوں۔ میں نے تجھے یہ دی تو ہیں لیکن اس میں میری مرضی کے خلاف تصرف نہ کرنا۔ الذی خلق الموت والحیاۃ لیبلوکم ایکم احسن عملا یہ ساری کارگاہ حیات (اجناس) پیدا وار تیرے لئے ہیں۔ لیکن بے لگام ہو کر اس کو تصرف میں لانا۔ دیکھ میرا ایک ضابطہ اور ہدایت نامہ تیرے سامنے لکھا ہوا ہے۔ اس کے مطابق کام کیجیو۔ اور یاد رکھ تیرا ہر روز کا کام میرے کارندے لکھ رہے ہیں اور آخر میں تجھ سے پورا پورا حساب کیا جائے گا۔

فرمایا ”تبارک الذی لہ ملک السمٰوٰت والارض وما بینہما وعندہ علم الساعۃ والیہ ترجعون“ (زخرف ع ۷)

اب اس کے مقابل اشتراکی نقطہ نظر ملاحظہ ہو۔ مشہور اشتراکی مفکر کامریڈ ایم۔ این رائے اپنے اخبار وانڈی پنڈنٹ انڈیا ۲۲ جنوری ۱۹۳۹ء لکھتا ہے۔

”سوشلزم کا فلسفہ مادیت ہے جو مذہب کو پس پشت ڈال دیتی ہے اور روحانیت کو تسلیم نہیں کرتی۔ دوسرے لفظوں میں زندگی اور مخلوقات کے مذہبی نظریہ کی تردید کرتی ہے۔ سوشلزم اور مارکس کی تعلیمات کا بنیادی جزو جدلی مادیت ہے۔ پہلے فلسفہ کے ذریعہ دنیا کی تشریح کی جاتی تھی۔ مستقبل میں میں اس کا منصب بدل جائے گا۔ اب یہ دکھانے کی کوشش کی جائے گی کہ انسان کس طرح دنیا کی دوبارہ تعمیر کر سکتا ہے . . . . . اس کے یہ معنے یہ ہوئے کہ مارکس کے فلسفہ میں انسان کی قدرتی طاقت کے ہاتھ میں آلہ کار نہیں ہے انسان اس دنیا کا جس میں وہ رہتا ہے خالق ہے انسانی سوسائٹی کا خالق ہے“

(۳)

چونکہ اسلام ایک دین فطرت ہے اس لئے نہ صرف یہ کہ اس کا مقصد ہی صحیح ہوتا ہے بلکہ حصول مقصد کے لئے جو ذرائع استعمال کرنے ہوں اسلام چاہتا ہے کہ وہ بھی صحیح ہوں۔ اگر مقصد صالح اور درست ہے تو غیر صحیح ذرائع سے اس کا حصول اسلام میں ممنوع ہے۔ ترمذی کی پہلی حدیث ہے

”لا تقبل صلوٰۃ بغیر طہور ولا صدقۃ من غلول“

ملاحظہ فرمائیے صدقہ نیک مقصد کے لئے ہے صدقہ غریب کی غربت دور کرنے کے لئے ہے۔ صدقہ اس لئے ہے تا غریب کی روٹی کا کوئی انتظام کیا جائے۔ لیکن فرمایا کسی کا مال چھین کر تم غرباء کو دے دو۔ یہ جائز نہیں۔ جاہلیت میں لوگ بھیک مانگ کر لوٹ مار کر کے مال اکٹھا کر کے حج کے لئے چل پڑتے تھے خدا نے اس سے منع فرمایا اور فرمایا: تزودوا فان خیر الزاد التقوٰی

ناجائز طریق سے مال اکٹھا کر کے کسی نیک مقصد میں خرچ کرنا اسلام میں مستحب نہیں۔ یہاں نیک مقصد کے حصول کے لئے ذرائع بھی نیک ہی درکار ہیں۔ لیکن اشتراکیت کے ہاں اپنے مقصد کو حاصل کرنا ہے۔ اس کے ذرائع کوئی بھی ہوں وہاں مقصد ہے اشتراکیت کی اشاعت اور اس کی ترویج۔ وہاں منافقت بھی جائز۔ وہاں ہر نام اور اصطلاح کو اس کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ وہاں اسلام کا لیبل لگا کر بھی جانا جائز۔ جھوٹ۔ دغا۔ بددیانتی ہر چیز کرنی روا اگر مقصد حاصل ہوتا ہو تو ہو۔

سوویٹ کمیونزم ص ۸۳۸ مصنفہ سڈنی ویب پہ لینن کے الفاظ مذکور ہیں۔

”قدیم اجتماعی نظام کی بیخ کنی اور محنت کش عوام کو یکجا کرنے کے لئے ہر چیز اخلاقاً درست ہے۔ ہم جب اپنے دشمن سے لڑیں گے تو اس لڑائی میں جھوٹ اور مکر و فریب کے ہتھیاروں کا استعمال کرنا ناگزیر ہو گا۔“ باکو کانگرس کی ایک میٹنگ منعقدہ ۱۹۲۰ء کا ذکر ڈیلی سٹیٹسمین میں اس طرح چھپا ہے:-

”باکو کی بالشویک اور نیشنل کانگرس کی دلچسپ یاد ہمارے ذہن میں ہے جو آج سے ۱۹ سال پہلے منعقد ہوئی تھی۔ جس کی کارروائیاں مطبوعہ صورت میں ہم نے بھی دیکھیں تھیں۔ اس کانفرنس میں یہ صاف صاف کہا گیا تھا کہ کوئی پراپیگنڈا خواہ کتنا ہی ذلیل۔ جھوٹ اور دغا پر مشتمل ہو کسی مقصد کے حصول کے سلسلے میں اسے برا نہیں کہا جا سکتا۔ اخلاق کو الگ کر دینا چاہیئے۔ جتنا سفید جھوٹ ہو گا اتنا ہی جلد کامیاب ہو گا۔“ (ماخوذ از اشتراکیت اور اسلام مسعود عالم ندوی ص ۱۵۲)

(باقی)

"دیسی صنعت اور ہمارا ملک"

(از مکرم اخوند فیاض احمد صاحب بی۔ ایس۔ سی)

سیاسی آزادی تو ہم نے حاصل کر لی۔ اقتصادی آزادی کے لئے ضروری ہے۔ کہ کم از کم اپنی ضروریات کو ہم خود پورا کر سکیں۔ ہمارے ملک کی حکومت محنت اور سرگرمی کے ساتھ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ لیکن مختلف اداروں اور عوام کے تعاون کے بغیر حکومتیں اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہوا کرتیں۔ ملک کو اقتصادی آزادی دلانے کے لئے صناعوں اور تاجروں کو بھی قدم بڑھانا پڑے گا اور پبلک کو بھی۔ جب تک صناع پوری مہارت۔ محنت اور دیانتداری کے ساتھ اچھی چیز بنا کر پیش نہیں کرے گا۔ اور تاجر کھلے دل کے ساتھ صناع کی چیز کو عوام تک پہنچانے میں اس کی مدد نہیں کرے گا۔ اور عوام غیر ملکی چیزوں کے مقابل ملکی مصنوعات کی حوصلہ افزائی نہیں کریں گے۔ ہماری اقتصادی غلامی قائم رہے گی۔

ملک کی صنعتی اور اقتصادی ترقی کے لئے اوپر کی تینوں شرطوں کا بیک وقت پورا ہونا لازمی ہے۔ صنعتی پسماندگی کی وجہ سے ہمارا ملک بیرونی مصنوعات کی بہت بڑی منڈی ہے۔ بہت سی اشیاء کے لئے ہم غیروں کے محتاج ہیں۔ ان اشیاء میں وہ بھی شامل ہیں جو موجودہ زمانہ میں زندگی بسر کرنے کے لئے بہت ضروری ہیں۔ وہ بھی جو بہت ضروری نہیں اور وہ بھی جو صرف لذت اور آسائش کی خاطر استعمال کی جاتی ہیں۔

ان سطور کے ذریعہ میرا مقصد مختلف صنعتوں یا مصنوعات کی اقسام کی تفصیل اور ان کی درجہ بدرجہ اہمیت بیان کرنا نہیں۔ بلکہ میں اپنے ملک میں خاص قسم کی دیسی مصنوعات کے فروغ کے رستہ میں ایک دقت کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ میرے نزدیک اس وقت کا فوری تدارک نہایت ضروری ہے۔ اور میری مراد مصنوعات کی خاص قسم سے روزمرہ کے استعمال کی وہ چیزیں ہیں۔ کہ جو ولایت سے بن کر ہمارے ملک میں آ کے بکتی ہیں۔ اور ضرورت ہے۔ کہ وہ ہمارے اپنے ملک میں بننے لگیں۔

پہلے میں ایسی ملکی مصنوعات کی اہمیت کو بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ اگر اس قسم کی دیسی مصنوعات کو ہماری منڈیاں قبول کر لیں۔ اور عوام ان کو پسند کرنے لگیں۔ تو ملک کا وہ بے شمار روپیہ جو اس قسم کی ولایتی چیزوں کو منگوانے کے باعث ہر سال غیر ملکی لوگوں کے ہاتھوں چلا جاتا ہے۔ یوں باہر جانا بند ہو جائے گا۔ اور ملک کے عوام کا روپیہ اپنے ہی ملک کے کاریگروں مزدوروں اور تاجروں کو ملے گا۔ اور ملک کی دولت ملک میں ہی رہے گی۔ ہمارے لئے یہ ایک بہت بڑی اہمیت ہے۔ اور اس کو نظر انداز کرنا ایسا ہی ہو گا جیسے پیاسا پانی کو نظر انداز کر دے۔

وہ دقت یہ ہے۔ جس کا میں اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے تاجر اور عوام ولائتی چیزوں کے مقابلے میں دیسی چیزوں کی سرپرستی کرنے کو پورے طور پر ابھی تیار نہیں ہوئے۔ اور اس لئے صناع کی حوصلہ افزائی کا میدان بہت تنگ ہے۔ کیونکہ میں عرض کر چکا ہوں کہ حکومتی تجاویز تاجروں اور عوام کے تعاون کے بغیر پورے طور پر کامیاب نہیں ہو سکتیں۔

دیسی مصنوعات کے حق میں اس ناپسندیدگی کی وجوہات کیا ہیں؟ اپنے مطالعہ کے بعد میں جس نتیجہ پر پہنچا ہوں وہ یہ کہ درحقیقت عام طور پر وہی دیسی مصنوعات ناپسند کی جاتی ہیں۔ جو عمدہ ہوتی ہیں۔ گویا دیسی مصنوعات کی ناپسندیدگی کی وجہ اُن کی عمدگی ہے باور کیجئے۔ یہ ہرگز غلط نہیں۔ بلکہ بالکل صحیح ہے۔ اگر ملاوٹ والی یا ناقص چیز کو "دیسی" کا نام دے کر پیش کیا جائے گا۔ تو تاجر اس کی طرف توجہ کرے گا لیکن اگر عمدہ چیز کو "دیسی" کا نام دے کر ملکی صناع یہ توقع کرے کہ اس کو عمدگی کے لحاظ سے اعلیٰ درجہ دیا جائے۔ تو تاجر اس کو قبول کرنے سے بالعموم انکار کر دے گا۔ اور ہمارے ملک کا وہ صناع میرے اس بیان کی ظاہراً نہ سہی لیکن اپنے دل میں ضرور تصدیق کرے گا۔ جو صرف روپیہ کمانے کے لئے منڈی میں ناقص چیزوں کو لانے کا ذمہ دار ہے اور تاجر اور عوام کی ذہنیت کو بگاڑنے کا بھی۔

کسی چیز کو خریدتے وقت دو باتیں دیکھی جاتی ہیں (۱) عمدگی۔ اور (۲) قیمت۔ یہ تو ایک مسلمہ امر ہے کہ عمدہ چیز کی قیمت اس قسم کی ادنیٰ چیز کے مقابل زیادہ ہوتی ہے۔ اور اس اصل کے ماتحت ہر عمدہ چیز زیادہ قیمت پانے کی حقدار ہے۔ خواہ وہ ولائتی ہو یا دیسی۔ ہمارے ملک میں مکمل صنعتی سہولتیں میسر نہیں اس لئے عمدہ دیسی مصنوعات کی قیمتیں ولائتی مصنوعات کے مقابل بہت کم ہرگز نہیں ہو سکتیں۔ لیکن بازار میں ولائتی "سفیدے" کے مقابل دیسی سفیدے کی قیمت نصف ہے۔ ظاہر ہے کہ دیسی سفیدہ عمدگی کے لحاظ سے ولائتی سفیدے کے مقابل بہت ادنیٰ ہو گا۔ اور کوئی دیسی فرم اعلیٰ سفیدہ بنا کر ولائتی سفیدے سے نصف قیمت پر فروخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ کیمیکلز۔ مشینری اور فنی معلومات کے لئے ابھی تک "ولایت" کی محتاج ہے۔ اور اس کے رستے میں اور مشکلات بھی موجود ہیں۔ لیکن اگر آپ کسی دیسی انڈسٹری کے نمائندہ ہیں۔ تو تاجر آپ سے کہے گا۔ "بازار میں دیسی سفیدہ ساٹھ روپے ہے۔ تم چالیس روپے والا بنا کر لاؤ" اور اگر آپ کہیں گے۔ کہ وہ سفیدہ نہیں صرف کھریا مٹی ہو گی۔ تو دکاندار جواب دے گا۔ "ہم کیا کریں۔ ہم سے گاہک سستی چیز مانگتا ہے" لیکن یہی تاجر ولائتی سفیدہ ایک سو چالیس روپے میں خرید کر تین روپے سیر بیچتا ہے۔ اور اس کا گاہک "ولائتی" کا لیبل دیکھ کر سستے داموں کا مطالبہ نہیں کرتا۔ اور اگر آپ جست کا بہترین سفیدہ بنا کر ولائتی سے کم قیمت میں دیں۔ اور دکاندار کو یقین دلانے کی پوری کوشش کریں۔ کہ آپ کا بنایا ہوا فی الواقعہ بہتر رہے۔ تو آپ کو ایک پہلے سے سوچا ہوا جواب ملے گا "یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔ اور اگر آپ اصرار کریں گے۔ تو بے اعتنائی سے کہہ دیا جائے گا۔ "اس وقت سٹاک میں بہت ہے۔ پھر آیئے گا" اور جو صاحب آپ کو بالکل مایوس کرنا نہیں چاہتے۔ وہ کہیں گے۔ "کہ آپ کی چیز تو عمدہ ہے۔ لیکن کیا کیا جائے گاہک صرف سستی ہی مانگتا ہے"۔

ایک طرف ہماری حکومت یہ اعلان پہ اعلان کر رہی ہے۔ کہ ملکی صنعت کو فروغ دیا جائے۔ اور چھوٹے صناعوں کو مالی امداد بھی دے رہی ہے۔ دوسری طرف تاجر اور دیسی مصنوعات کے گاہک ملکی صناعوں سے یہ سلوک کر رہے ہیں۔ کہ ایسی صورت میں ایک دیانتدار صناع کے لئے صرف یہی راستہ نہیں کہ اگر وہ دیانتدار رہنا چاہتا ہے۔ تو وہ اپنا کام چھوڑ دے؟

میرے نزدیک یہ دقت لاقابل عبور نہیں۔ ہم سب مل کر اس مشکل پر قابو پا سکتے ہیں۔ صناع کو چاہیئے کہ بددل نہ ہو۔ اپنی دیانتداری کو قائم رکھے۔ دیسی انڈسٹریز کے متعلق جو بد انتظامی اور بد دیانتی کی روایات ہیں۔ استقلال کے ساتھ ان کے خلاف گامزن ہو۔ اور صحیح پراپیگنڈہ اور خود اعتمادی کے ساتھ اپنی مصنوعات کو منڈی میں لائے۔

اس سلسلہ میں حکومت پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اگر حکومت کو زمیندار کے حقوق کا پاس ہے۔ تو صناع کے حقوق کا بھی ہونا چاہیئے۔ ملک کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر صنعتوں کی ہر ممکن حوصلہ افزائی ہونی چاہیئے۔ حکومت غلہ۔ روئی اور پٹ سن کی قیمتوں کو گرنے سے بچانے کے لئے ہمیشہ احتیاطی تدابیر عمل میں لاتی ہے۔ کیا ملکی صناع کی بنائی ہوئی چیزوں کو بے قدری سے بچانے کے لئے حکومت پر ذمہ داری عائد نہیں ہوتی؟ اس کے لئے بھی یقیناً مؤثر کارروائی کی ضرورت ہے۔ حکومت نے اپنے محکموں کے لئے امتحانی ادارے قائم کئے ہیں۔ تاکہ وہ ٹھیکیداروں اور صناعوں سے جو نمونے طلب کریں۔ پہلے اُن کا کیمیاوی اور عملی امتحان کر لیں۔ کہ وہ ضرورت کے مطابق ہیں یا نہیں۔ اور پھر مناسب قیمتوں پر ضروری اشیاء خرید کریں۔ ضرورت ہے کہ منڈی میں بھی ملکی ساخت کی جو چیزیں برائے فروخت ہیں۔ وہ اس قسم کے کسی امتحانی ادارے کی طرف سے عمدگی کی تصدیق حاصل کرنے کے بعد آئیں۔ تاکہ اُن کی مناسب قیمتوں پر اعتراض نہ ہو۔

جب گاہک روپیہ خرچ کرتا ہے۔ اور ولائتی چیز لے جاتا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ وہ کسی قدر کم روپیہ خرچ کر کے عمدہ دیسی چیز نہ خریدے؟ ایسا نہ ہونے کی دو وجوہات ہو سکتی ہیں۔

(۱) ملکی صناعوں کے متعلق بداعتمادی (۲) احساس کمتری۔ بداعتمادی کو مذکورہ بالا طریق پر صرف امتحانی اداروں سے تصدیق شدہ اشیاء کو منڈی میں لانے سے ابتداء میں دور کرنے کی ایک مؤثر کوشش کی جا سکتی ہے۔ اور پھر صناعوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنی مصنوعات کے اعلیٰ معیار کو ہر ممکن طریق پر قائم رکھیں۔ اور بددیانت صناعوں کے خلاف تعزیری کارروائی کو جاری کرنا چاہیئے۔

باقی رہا۔ احساس کمتری۔ مجھے اس سے غرض نہیں۔ کہ یہ احساس کیوں پیدا ہوا۔ یا کسی ہمارے اندر جان کر پیدا کیا یا نہیں۔ بہرحال یہ ایک مہلک جذبہ ہے۔ اور ہمارے اندر پایا جاتا ہے۔ دیسی مصنوعات کی قیمت کم ادا کرنے پر اصرار۔ اور بعض لوگوں کا بغیر تجربہ کئے دیسی چیزوں کی عمدگی سے انکار کر دینا بتاتا ہے۔ کہ ہم اس مرض میں مبتلا ہیں۔ گویا ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارا صناع صرف گندی اور گھٹیا چیز ہی بنا سکتا ہے۔ اور اگر وہ اپنی چیز کو عمدہ بتاتا ہے۔ تو جھوٹ بولتا ہے۔ اس کا ایک علاج تو بداعتمادی کے ضمن میں آ گیا ہے دوسرا علاج صحتمند اور مؤثر پراپیگنڈہ ہے جس میں صناع اور حکومت پر اپر کے شریک ہونے چاہئیں۔ ہمارے ہاں ماہیا اور ڈھولا کی فلمیں تو عام ہیں۔ اور سڑکوں اور چوراہوں پر ریڈیو سے ایکٹرسوں کے نغمے تو بہت سنائی دیتے ہیں لیکن یہ فلم اور ریڈیو تعمیری کاموں کی طرف زیادہ توجہ نہیں دیتے۔ ہمارے ملک میں کتنی فیکٹریاں ہیں؟ ان فیکٹریوں میں کیا ہو رہا ہے؟ وہاں کالے لوگ ہی کام کرتے ہیں یا گورے؟ ان کی بنائی ہوئی چیزیں کہاں جاتی ہیں؟ کیسے استعمال ہوتی ہیں؟ کیا کوئی انہیں خرید کر یا استعمال کر کے خوش بھی ہوتا ہے؟ کیا ملکی فیکٹریاں بھوکوں کو روٹی۔ ننگوں کو کپڑا۔ بیماروں کا علاج اور بے روزگاروں کو روزی دینے کا موجب بن رہی ہیں؟ کیا وہ ملک کی ہماری اپنی اور ہماری آئندہ نسلوں کی بھلائی اور ترقی کے لئے ضروری ہیں؟ آخر یہ باتیں ہمارے عوام کو کیسے معلوم ہوں گی؟ اور جب تک یہ معلوم نہ ہو گا۔ احساس کمتری کیسے دور ہو گا؟

حب اٹھرا رجسٹرڈ اسقاط حمل کا علاج فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۱/۸/ مکمل خوراک گیارہ تولہ پونے چودہ روپے ۱۳-۱۲-۰ :- حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

جماعت ہائے احمدیہ

جن کے عہدیداران کا انتخاب منظور ہو چکا ہے

نوٹ :- اس فہرست کا پہلا حصہ الفضل مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۵۱ء میں شائع ہو چکا ہے - اور آج بقیہ حصہ شائع کیا جا رہا ہے -

نمبر شمار	نام جماعت	نمبر شمار	نام جماعت	نمبر شمار	نام جماعت
	۱۴- ضلع مظفر گڑھ	۱۲۹	چک ۲۰۰ گ ب		۱۹- صوبہ سرحد
۱۰۴	لیہ		ڈاکخانہ ۱۹۹ گ ب سمندری	۱۵۵	نگارستان ۔ پارہ چنار
۱۰۵	جتوئی	۱۳۰	چک ۲۶۸ گ ب	۱۵۶	سرائے نورنگ
۱۰۶	علی پور	۱۳۱	۔ ۲۸۷ گ ب	۱۵۷	پشاور
	۱۵- ضلع منٹگمری		براستہ ماموں کانجن	۱۵۸	چارسدہ
۱۰۷	اوکاڑہ	۱۳۲	ڈجکوٹ	۱۵۹	مردان
۱۰۸	حویلی لکھا تحصیل دیپالپور	۱۳۳	ٹوبہ ٹیک سنگھ	۱۶۰	دارتہ - ضلع ہزارہ
۱۰۹	پاکپتن	۱۳۴	بہلول پور چک ۱۲۴/R.B	۱۶۱	ایبٹ آباد
۱۱۰	دیپالپور	۱۳۵	کریام چک ۱۰۹	۱۶۲	مانسہرہ ضلع ہزارہ
۱۱۱	منٹگمری		نرائن گڑھ ۔ براستہ کھڑیانوالہ	۱۶۳	پراونشل انجمن احمدیہ سرحد
۱۱۲	چک ۲۲/G.D ڈاکخانہ اوکاڑہ	۱۳۶	گوجرہ	۱۶۴	بنوں
۱۱۳	عارف والا	۱۳۷	چک ۳۰۴ جی بی	۱۶۵	نوشہرہ چھاؤنی
۱۱۴	پیچہ وطنی	۱۳۸	لائل پور شہر		۲۰- صوبہ بلوچستان
	۱۶- ضلع لائلپور	۱۳۹	جڑانوالہ	۱۶۶	کوئٹہ
۱۱۵	چک ۱۲۱ جھنگ برانچ	۱۴۰	چک ۹۶ گ ب جڑیانوالہ	۱۶۷	سبی
۱۱۶	ر ۶۵۲ گ ب ڈاکخانہ کنڈیانوالہ	۱۴۱	۔ ۱۳۲ گ ب براستہ ڈجکوٹ		۲۱- صوبہ سندھ
۱۱۷	ر ۸۹ رتن ڈاکخانہ عباسپور		۱۷- ضلع شیخوپورہ	۱۶۸	ظفر آباد - نوکوٹ اسٹیٹ
۱۱۸	ر ۳۵/G.B ڈاکخانہ ۲۳۰	۱۴۲	سید والہ		ڈاکخانہ بشیر آباد براستہ ٹنڈو اللہ یار
	تحصیل جڑانوالہ	۱۴۳	آنبہ	۱۶۹	احمد آباد اسٹیٹ ۔
۱۱۹	چک ۲۹۵ ڈاکخانہ خاص	۱۴۴	چوہدری چک ۱۱۷		ڈاکخانہ بنی سرروڈ
	via ٹوبہ ٹیک سنگھ	۱۴۵	چک ۱۶ ڈاکخانہ کرتیال	۱۷۰	کنڈیارہ - ضلع نوابشاہ
۱۲۰	چک ۴۸ گ ب		باغانوالہ براستہ چوہڑکانہ	۱۷۱	روہڑی - سندھ سیمنٹ ورکس
	ڈاکخانہ ۷۶ گ ب	۱۴۶	منڈی قائم آباد ڈاکخانہ اڈہ	۱۷۲	جیکب آباد
۱۲۱	چک ۱۳۵ کھچیانوالہ		مانگٹانوالہ براستہ ننکانہ صاحب	۱۷۳	کوٹ احمدیاں ضلع نوابشاہ
	ڈاکخانہ چک ۴۹ [illegible]	۱۴۷	ننکانہ صاحب	۱۷۴	شکار پور
۱۲۲	چک ۲۳۳/R.B کوٹھی جھنڈا سنگھ والا	۱۴۸	ہوڑو ۔ براستہ ڈھاباں سنگھ	۱۷۵	گھوٹکی - ضلع سکھر
۱۲۳	ر ۲۰۹ گ ب ونسن ۲۱۰	۱۴۹	شیخوپورہ	۱۷۶	گوٹھ ننھے خاں - ریاست خیرپور
	لودھی ننگل	۱۵۰	منڈی چوہڑکانہ	۱۷۷	باندھی ۔ ضلع نوابشاہ
۱۲۴	چک ۶۳ ج ب	۱۵۱	چوہڑ چک ۱۸	۱۷۸	گوٹھ مولا بخش - دیہہ ماہ کھنڈ ضلع نوابشاہ
	ڈاکخانہ ٹھیکریوالہ	۱۵۲	بیگم کوٹ شاہدرہ		
۱۲۵	چک ۲۶۴/R.B via پکا آنا گوکھووال	۱۵۳	شاہ کوٹ	۱۷۹	ر رحمت علی ڈاکخانہ اسلام آباد ر
			۱۸- ضلع اٹک	۱۸۰	محمد نگر براستہ سکرنڈ ر
۱۲۶	چک ۲۶۱ ج ب	۱۵۴	محمود ڈاکخانہ بیلی خاں via	۱۸۱	میرپور خاص
۱۲۷	ر ۲۹۷ نزد گوجرہ			۱۸۲	سانگھڑ
۱۲۸	ر ۶۶۹/۱۰ براستہ پیرمحل		راولپنڈی	۱۸۳	نوابشاہ

نمبر شمار	نام جماعت	نمبر شمار	نام جماعت	نمبر شمار	نام جماعت
۱۸۴	پراونشل انجمن	۱۹۴	نامر آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر		۲۴- ایسٹ پاکستان بنگال
	احمدیہ سندھ	۱۹۵	نغز اسٹیٹ محمود آباد via کنری	۲۱۳	ڈھاکہ
۱۸۵	یمین - ضلع	۱۹۶	لاڑکانہ	۲۱۴	دیناج پور
	حیدرآباد	۱۹۷	مسن باڑہ - ضلع لاڑکانہ	۲۱۵	چٹاگانگ
۱۸۶	محمود آباد	۱۹۸	حیدرآباد	۲۱۶	کومیلا
	ضلع تھرپارکر	۱۹۹	کنری	۲۱۷	برہمن بڑیہ
۱۸۷	محمد آباد اسٹیٹ	۲۰۰	سکھر	۲۱۸	جامل پیرو ڈاکخانہ ترنتی ضلع سلہٹ
	ٹالہی ضلع تھرپارکر	۲۰۱	دادو ضلع نوابشاہ	۲۱۹	چودھن گیا ڈاکخانہ ہیمنور بازار
۱۸۸	شاہ پور چاکر	۲۰۲	کمال ڈیرہ "	۲۲۰	ٹپرہ
	ضلع نوابشاہ	۲۰۳	کراچی شہر	۲۲۱	کھروڈہ ڈاکخانہ ملیر لو ضلع ٹپرہ
۱۸۹	چک ۲۷ الف	۲۰۴	۲۲- ریاست بہاولپور	۲۲۲	نرائن گنج (ڈھاکہ)
	ضلع تھرپارکر	۲۰۵	اوچ شریف	۲۲۳	تیج گاؤں انڈر روڈ (ڈھاکہ)
۱۹۰	کھنڈ ڈبو بھٹا	۲۰۶	چک ۱۶۶ مراد	۲۲۴	باگرہ
	ضلع لاڑکانہ	۲۰۷	چک ۱۶۸ مراد	۲۲۵	میرپور کالونی ڈاکخانہ تیج گاؤں (ڈھاکہ)
۹۱	جمال پور ڈاکخانہ		۲۳- ممالک ہائے بیرون	۲۲۶	نواکھالی
	دریا خان -	۲۰۸	نیروبی - (افریقہ)	۲۲۷	سید پوری ضلع رنگ پور
	ضلع نوابشاہ	۲۰۹	آبادان (ایران)	۲۲۸	جیسور
۱۹۲	بشیر آباد اسٹیٹ	۲۱۰	قاہرہ (مصر)	۲۲۹	نواب گنج ضلع راجشاہی
	ٹنڈو اللہ یار	۲۱۱	گلگت (کشمیر)	۲۳۰	کھلنہ
۱۹۳	نسیم آباد اسٹیٹ	۲۱۲	کولمبو (سیلون)	۲۳۱	باریسال
	کنری			۲۳۲	پراونشل انجمن احمدیہ ڈھاکہ

قرآن مجید مترجم و بلا ترجمہ

رمضان شریف کے تحفے

قرآن مجید مترجم :- ترجمہ از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ مع تفسیری نوٹ۔ ھدیہ مجلد بارہ روپے

حمائل شریف مترجم :- ترجمہ از حضرت علامہ حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ۔ ھدیہ مجلد سات روپے

قرآن مجید بلا ترجمہ مجلد کاغذ اعلےٰ ساڑھے چار روپے کاغذ معمولی ساڑھے تین روپے۔

دیگر ہر قسم کی کتابیں ملنے کا پتہ

مکتبہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں

کارڈ آنے پر ------- مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد - دکن

آرام دہ سفر لاہور سے سیالکوٹ کے لئے جی ٹی بس سروس لمیٹڈ کی آرام دہ نئے ڈیزائن کی بسوں میں سفر کریں - جو کہ اڈہ سرائے سلطان اور لوہاری دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں - آخری بس سیالکوٹ کے لئے ۵-۳۰ بجے شام چلتی ہے -

چوہدری سردار خاں منیجر جی ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

تریاق اٹھرا حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں - فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

برطانوی چھاتہ فوج کی قبرص کو روانگی

لنڈن ۲۶ مئی۔ یہاں کے مبصرین اس اعلان کو کہ برطانیہ کی سولہویں چھاتہ بریگیڈ بحیرہ روم کو جانے کے لئے تیار کھڑی ہے۔ ایرانی تیل کے جھگڑے کے متعلق دھمکی تصور کرتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ۳۵۰۰ پر مشتمل بردستہ دس دن کے اندر سمندر کے راستہ سے قبرص روانہ ہو جائے گا

مبصرین کا خیال ہے کہ مشرق وسطیٰ میں حالات کی غیر یقینی رفتار کی وجہ سے یہ خطرہ امر ہے کہ حکومت برطانیہ اس کے ابتدائی انتظامات مکمل کرے کہ اگر ضرورت پڑے تو وہ مشرق وسطیٰ کی حکومتوں اور برطانیہ کے درمیان کئے ہوئے معاہدوں کے مطابق اس علاقہ میں برطانوی جان و مال کی حفاظت کر سکے۔

عرب کارروائی پر کوئی احتجاج نہیں ہوا

بیروت ۲۶ مئی۔ لبنانی وزیر اعظم نے اسٹار کو بتایا کہ عرب ممالک کی شام کو مجوزہ امداد کے متعلق عرب لیگ کو امریکہ یا کسی دوسری بڑی طاقت کی طرف سے کوئی احتجاج موصول نہیں ہوا

انہوں نے کہا کہ ایسی حالت میں کہ یہودی حملوں سے عرب علاقے خطرہ میں پڑے ہوئے ہیں اور یہ حملے بدستور جاری ہیں۔ عرب ملک خاموشی کے ساتھ تماشہ نہیں دیکھ سکتے۔ انہوں نے اس کا اعادہ کیا کہ لیگ نے کوئی خفیہ فیصلے نہیں کئے تھے۔ (اسٹار)

آفتاب کی لہروں کو پکڑنے کی کوشش

لنڈن ۲۶ مئی۔ لنڈن میں برطانیہ کے تہوار کی نمائش گاہ میں ۱۲۰ فٹ بلند مینار پر سائنسدانوں کی ایک جماعت وائرلیس کی ان لہروں کو پردہ پر لانے کی کوشش کر رہی ہے۔ جو آفتاب کے ۲۵۰ کروڑ مربع میل کے رقبہ سے نکل رہی ہیں

اگر یہ جماعت کامیاب ہو گئی تو تماشائی ایوانِ عجائبات میں ایک پردہ پر ان بلکی لہروں کو دیکھ سکیں گے۔ اب تک کامیابی نہیں ہوئی۔ اور وائرلیس اور راڈر کے ہزاروں پاؤنڈ کی قیمت کے سامان ان لہروں کو نہیں پکڑ سکے۔ (اسٹار)

شادی سے زندگی میں اضافہ

لنڈن ۲۶ مئی۔ رجسٹرار جنرل کا اعداد و شمار کا جو جائزہ ابھی لنڈن میں شائع ہوا ہے اس سے یہی نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ جو آدمی زیادہ عرصہ تک زندہ رہنا چاہتا ہے اسے شادی کر لینی چاہیئے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ تاہل کی زندگی سے مردوں میں شرح اموات کم ہو جاتی ہے۔

اس بیان کی حمایت میں اعداد و شمار دیئے گئے ہیں۔ جن سے پتہ چلتا ہے ۴۵ سے ۵۴ سال کی عمر تک کے کنواروں میں شرح اموات شوہروں کی شرح اموات سے زیادہ ہوتی ہے۔ کنوارے رنڈوں سے بھی جلد تر مر جاتے ہیں۔

یہی حال کنواری عورتوں کا ہے ۳۰ اور ۳۵ سال کے درمیان کی کنواری عورتوں کی شرح اموات شادی شدہ عورتوں کے مقابلہ میں ۶۶ فی صدی زیادہ ہے۔ دوسری عمروں کی جماعتوں میں معمولی فرق پائے گئے ہیں۔ (اسٹار)

برطانیہ میں پٹ سن کی قیمتوں میں

اضافہ کی توقع

ڈنڈی ۲۶ مئی۔ کلکتہ میں خام پٹ سن کی قیمتوں میں بہت زیادہ اضافہ ہونے کی وجہ سے یہاں بتایا گیا ہے کہ پٹ سن کی قیمتوں کے متعلق موجودہ حکم واپس لیا جانے والا ہے۔ جون کے اوائل میں نئی قیمتوں کا اعلان کر دیا جائے گا۔

برطانیہ میں قیمتوں میں کافی اضافہ کی توقع کی جا رہی ہے۔ اس سال کے اوائل سے اب تک برآمد ہونے والے خام پٹ سن کی قیمت میں فی ٹن ۱۱۰ پاؤنڈ کا اضافہ ہو گیا ہے۔ (اسٹار)

ایٹمی حملہ سے بچنے کیلئے دھوئیں کا استعمال

لنڈن ۲۶ مئی۔ برطانوی سائنسدان ایٹمی حملہ سے بچانے کے لئے جن صورتوں پر غور کر رہے ہیں ان میں یہ امکان بھی شامل ہے کہ خطرہ کے وقت شہروں کو دھوئیں کے بادل میں چھپا دیا جائے۔ کہا جاتا ہے کہ اس سے "چمک کے زخم" کا امکان ہو جائے گا۔ کیونکہ دھماکے کے وقت نکلنے کی شعاعیں دھوئیں سے گذرنے کی وجہ سے بہت کمزور ہو جائے گی۔ (اسٹار)

ہندوستانی مقبوضہ کشمیر میں قحط

راولپنڈی ۲۶ مئی۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق ہندوستانی مقبوضہ کشمیر میں پھر قحط کا شدید خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ اور اشیائے ضروریہ کے نرخوں میں زبردست اضافہ ہو رہا ہے۔ کشمیریوں کی زیادہ تر خوراک چاول ہے۔ لیکن یہ عملاً بازاروں سے غائب ہو گیا ہے۔ جہاں چاول دستیاب ہوتا ہے وہاں اس کے نرخ اسی روپے فی من ہیں۔ دوران نرخوں میں بھی بدستور اضافہ ہو رہا ہے۔ یہی حال چینی اور نمک کا ہے۔ اور جن کے نرخ بہت بڑھ گئے ہیں۔

تربیتی مرکزوں کے اساتذہ کے لئے تربیتی کورس

کراچی ۲۶ مئی۔ وزارت لیبر کے مین پاور اور روزگار کے محکمہ نے تربیتی مرکزوں کے اساتذہ کی تربیت کیلئے این۔ ای۔ ڈی گورنمنٹ انجینئرنگ کالج۔ کراچی میں چار ہفتوں کے کورس کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہ کورس سوموار سے شروع ہوگا۔ اور تربیتی مرکزوں کے سپروائزرز اور چیف انسٹرکٹر کے لئے اسے شروع کیا جا رہا ہے۔

بین الاقوامی لیبر ادارہ نے تکنیکی اور پیشہ ور تربیتی عملہ کے لئے تکنیکی امداد کا جو پروگرام مرتب کیا ہے۔ اسی کے تحت شروع کئے جانے والے تربیتی کورس کے سلسلہ کی یہ پہلی کڑی ہے۔ اس کورس کے نصاب میں مختلف کاموں کی تنظیم اور مظاہرے اور لیکچر کی تکنیک کے متعلق درس شامل ہیں (اسٹار)

"ایوانِ امن"

نیویارک ۲۶ مئی۔ امریکہ کے پروٹسٹنٹ کلیسا اپنے قومی گرجا کے طور پر کولمبس۔ اوہیو میں ایک فلک بوس عمارت تعمیر کرنے والے ہیں۔ اس عمارت میں ایک بڑی جلسہ گاہ۔ کانفرنس کے کمرے۔ متعدد عبادت گاہیں تیرہ دفتار لفٹ اور ۵۰۰ر۲ دو ٹرول کے ٹھہرانے کی جگہ ہوگی۔ (اسٹار)

دھماکہ دار لباس

نیویارک ۲۶ مئی۔ انڈیانا کے ایک اسلحہ ساز کارخانہ میں عورتوں کو ریشمی کپڑے پہننے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ان کپڑوں سے پیدا ہونے والی بجلی سے یہاں کئی چھوٹے چھوٹے دھماکے ہو گئے ہیں۔ اب ان عورتوں کو سوتی کپڑے پہننے ہوں گے (اسٹار)

ہلہ کے دلدل میں کام جاری ہے

دمشق ۲۶ مئی۔ ... سرکاری شامی ترجمان نے بتایا کہ یہودی ہلہ کے دلدلی علاقہ کو خشک کرنے کا کام برابر کر رہے ہیں۔ اور اس طرح اقوام متحدہ کے چار طاقتی قرارداد کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے۔ چار ٹریکٹر اس علاقہ میں کام کر رہے ہیں اور اقوام متحدہ کے مبصرین سے شام نے احتجاج کیا ہے۔

مبصر اعلیٰ جنرل ولیم ریلے اسرائیل سے بیروت آ گئے ہیں۔ جہاں انہوں نے اس خلاف ورزی پر یہودیوں سے بات چیت کی ہے (اسٹار)

کیا چین برما میں مداخلت کریگا؟

لنڈن ۲۶ مئی۔ سفارتی حلقے برما میں چین کی مداخلت کے امکانات پر غور کر رہے ہیں۔

"اسکاٹسمین" کے ... ایڈیٹر نے برمی حکومت کی حاصل کردہ ان رپورٹوں کا ذکر کیا ہے۔ کہ خفیہ طور پر شمالی برما میں اشتراکی چینی افسر پروپیگنڈا کرتے ہوئے پائے گئے ہیں۔ "اسکاٹسمین" میں کہا گیا ہے کہ حکومت رنگون اب پناہ گزین قوم پرست فوجوں کو اپنے یہاں سے نکال نہیں سکی ہے۔ اور اس لئے حکومت پیکن برما پر انہیں پناہ دینے کا الزام عائد کر دیا ہے۔ اور اسی وجہ سے یہ امکان پیدا ہو گیا ہے کہ غالباً چین امن بحال کرنے کیلئے حملہ کر دے گا۔ لیکن لندن "ٹائمز" نے یہ بتایا ہے کہ غالباً چین کو مزید فوجی کارروائیاں شروع کرنے میں تامل ہوگا کیونکہ اکثر ممالک میں چینی اشتراکیوں سے نفرت اور خوف پایا جاتا ہے۔ اور اگر انہوں نے برما۔ سیام۔ ملایا یا ہند چینی پر حملہ کیا تو ان کے خلاف ایک شدید قومی معاندانہ تحریک شروع ہو جائے گی۔

ہندستان میں تیس ہزار اغوا شدگان

کراچی ۲۶ مئی۔ بھارت میں اب بھی تیس ہزار سے زیادہ مسلمان اغوا کنندگان کے قبضہ میں پھنسے ہوئے ہیں۔ حالانکہ ہندوستان ہی کے دعویٰ کے مطابق پاکستان میں جو اغوا شدہ غیر مسلم باقی ہیں۔ ان کی تعداد صرف ۶۰۰ ہے جہاں تک بازیابی کی رفتار کا تعلق ہے تلخ ترین صورت حال یہ ہے۔ کہ پاکستان ۶ء۵۵ فی صدی کا دعویٰ کر سکتا ہے لیکن ہندوستان میں بازیابی کا فی صد صرف ۲۹ ہے

بازیابی کا کام چار مرحلوں سے گذرا پہلا مرحلہ ستمبر ۱۹۴۷ء سے فروری ۱۹۴۸ء تک تھا۔ اس دوران میں یہ کام بے ڈھنگے طریقہ سے ہوا۔ دوسرا مرحلہ فروری ۱۹۴۸ء سے ستمبر ۱۹۴۸ء تک تھا جب تخلیہ کے فوجی دفتر اور پولیس کا ایک مشترکہ ادارہ قائم کیا گیا۔ تیسرا مرحلہ ستمبر ۱۹۴۸ء سے وسط ۱۹۴۹ء تک تھا۔ جب ہندوستان نے پولیس کے عملہ میں زبردست تخفیف کر دی اور حکومت پاکستان کو اس کے جواب میں ایسا کرنا پڑا۔ چوتھا مرحلہ اس وقت شروع ہوا جب ایک غیر سرکاری ادارہ معرض وجود میں آیا

باقی ماندہ اغوا شدہ اشخاص کی جلد بازیابی کے لئے حکومت پاکستان نے ہندوستان کی حکومت کو چند تجاویز پیش کی ہیں۔ توقع ہے کہ ان تجاویز پر عملدرآمد ہوا۔ تو بہتر نتائج برآمد ہوں گے۔